

حصہ نظم غزلیات

غزل کی تعریف

غزل اردو شاعری کی ایک نہایت اہم اور مقبول ترین صفت ہے۔ بعض لوگوں نے اس کے معنی ”محبوب سے بات چیت کرنا“ لکھے ہیں۔ اصطلاح میں غزل ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں حسن و عشق کی واردات نہایت مؤثر اور لطیف انداز سے بیان کی جائے۔ غزل ایک عرصے تک عاشقانہ معاملہ بندیوں اور ہجرو وصال کی داستانوں کے لئے مخصوص رہی لیکن آہستہ آہستہ اس کا دامن وسیع ہوتا چلا گیا اور اس میں تصوف، اخلاق، سیاست، مناظر فطرت اور فلسفیانہ خیالات بھی بیان ہونے لگے۔

غزل کے پہلے شعر کے ہر دو مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ اس کے بعد کے ہر شعر کے دوسرے مصرعے میں قافیہ ہوتا ہے اور یہ قافیہ پہلے شعر کے قافیوں کا ہم قافیہ ہوتا ہے۔ غزل میں عام طور پر پانچ سے گیارہ شعر ہوتے ہیں۔ اکثر حضرات نے زیادہ سے زیادہ تعداد اسی کو تسلیم کیا ہے۔ مثنوی، قصیدے اور مرثیے کی طرح اس میں کوئی مسلسل مضمون بیان نہیں کیا جاتا بلکہ اس کے ہر شعر میں الگ مضمون ہوتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں ہر شعر اپنی جگہ مکمل ہوتا ہے۔ غزل میں بعض اوقات مسلسل مضمون بھی بیان کیا جاتا ہے ایسی غزل کو ”غزل مسلسل“ کہتے ہیں۔ علامہ اقبال کی بعض غزلیں اسی قسم کی ہیں۔

غزل کے پہلے شعر کو ”مطلع“ کہتے ہیں۔ اگر دوسرے شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوں تو اسے ”حسن مطلع“ کہا جاتا ہے۔ غزل کا آخری شعر جس میں شاعر عام طور پر اپنا تخلص استعمال کرتے ہیں ”مقطع“ کہلاتا ہے۔ غزل میں بعض اوقات دو یا تین شعر مربوط ہوتے ہیں، ان کو ملانے سے مضمون مکمل ہو جاتا ہے، ایسے اشعار کو ”قطعہ بند“ کہتے ہیں۔ بعض اوقات شاعر ایک غزل مکمل کر لینے کے بعد اسی بحر میں ردیف، قافیہ میں دوسری غزل کہہ لیتا ہے اس قسم کی ہر دو غزلوں کو ”دو غزلہ“ کہتے ہیں۔

غزل نے جو سفر حضرت امیر خسرو سے شروع کیا تھا وہ سلطان محمد قطب شاہ، ولی دکنی، خان آرزو، مرزا مظہر جان جاناں، حاتم، شاہ مبارک آبرو، شرف الدین، میر تقی میر، سودا، درد، میر حسن، انشاء، جرأت، مصطفیٰ، ناسخ، آتش، منیر، جلال، غالب، ذوق، مومن، داغ، اقبال، حسرت، اصغر، فانی، جگر، فراق، فیض، سیما، احسان دانش، احمد ندیم قاسمی، تابش دہلوی، ناصر کاظمی، کلیب جلالی، احمد فراز، پروین شاکر، عرفان صدیقی، اور ثروت حسین تک آن پہنچا ہے اور یہ سفر پہلے سے بھی زیادہ جیزی سے جاری و ساری ہے۔

فقیرانہ آئے صدا کر چلے

میر تقی میر

ولادت: 1723ء ☆ وفات: 1810ء



حالات زندگی

اردو کے جن چند خوش نصیب شاعروں کو ان کی زندگی ہی میں غیر معمولی طور پر بڑا شاعر تسلیم کیا گیا ان میں سے میر تقی میر کو اہم ترین مقام حاصل ہے۔ ان کا تعلق ایک معزز سید گھرانے سے تھا۔ وہ اکبر آباد (آگرہ) میں 1721ء میں پیدا ہوئے۔ والد نے انہیں اپنے دوست سید امان اللہ شاہ جو ایک نامی گرامی بزرگ تھے کی تربیت میں دے دیا۔ میر تقی میر کی عمر صرف دس سال کی تھی کہ یہ دونوں بزرگ یکے بعد دیگرے اللہ کو پیارے ہو گئے۔ کچھ عرصہ اپنے بڑے بھائی میر محمد حسن کے زیر سرپرستی گزارا مگر آخر ان سے نہ بنی۔ کہا جاتا ہے کہ بڑے بھائی نے باپ کی کل جائیداد پر قبضہ کر لیا اور میر تقی میر سے بے رخی برتنے لگے۔ آخر تنگ آ کر میر تقی میر تلاش معاش کے سلسلے میں دہلی آئے۔ یہاں آپ نے سوتیلے ماموں سراج الدین علی خان آرزو کے ہاں کچھ دن قیام کیا۔ کسی وجہ سے میر تقی میر کی آرزو سے بھی نہ بھسکی اور وہاں سے بھی نکل کھڑے ہوئے۔ سلطنت مغلیہ کے آخری دور میں جب دہلی افراطفری، انتشار، خانہ جنگی اور بیرونی حملہ آوروں کا شکار بن گئی اور ہر شریف آدمی متاثر ہوا تو میر تقی میر کو بھی اس تباہی میں سے کچھ نہ کچھ حصہ ملا۔ مکان جلا اور اسباب لٹا تو دہلی کو بھی ہمیشہ کے لئے خیر باد کہا اور لکھنؤ تشریف لے آئے۔ لیکن میر تقی میر کو لکھنؤ میں بھی حقیقی سکون میسر نہیں آیا۔ اس کا بڑا سبب ان کی خیر مطمئن طبیعت، بد دماغی اور زودرنجی تھی۔ آخر خاصی طویل عمر پا کر تنگدستی اور پریشانیوں میں گھرے ہوئے اس جلیل القدر شاعر نے 1810ء میں وفات پائی۔

جانے کا نہیں شور سخن کا میرے ہرگز
تا حشر جہاں میں میرا دیوان رہے گا

طرز تحریر کی خصوصیات

میر تقی میر ایوان اردو کے شہنشاہ غزل ہیں۔

سوز و گداز میر تقی میر کی غزلوں میں سوز و گداز نمایاں ہے۔ انہوں نے زمانے کے ہاتھوں اتنے دکھ اٹھائے تھے، اتنی تکلیفیں برداشت کی تھیں کہ ان کا دل ٹوٹ چکا تھا اور اس ٹوٹے ہوئے دل سے جو بھی آواز ابھرتی اس میں سوز و گداز کا ہونا لازمی تھا۔

اثر انگیز بیان میر تقی میر غزل کے شہنشاہ ہیں۔ وہ ہر موضوع کے اعتبار سے زبان استعمال کرنا خوب جانتے ہیں اسی لئے ان کی زبان اثر انگیز ہے۔ ان کی زبان میں مٹھاس بھی ہے اور ساتھ ہی ساتھ سادگی کی آمیزش بھی۔ ان کی زبان سے ان کے دلی جذبات کا پتا چلتا ہے۔

موضوع سخن میر تقی میر کی غزلوں میں صرف حسن و عشق کی ہی بات نہیں بلکہ ان کی غزلوں میں اخلاقی موضوع بھی ہے اور علم و حکمت بھی۔ انہوں نے تصوف کو بھی غزل میں جگہ دی ہے اور فلسفہ کو بھی غزل کا پیرا ہن عطا کیا ہے۔ ہر موضوع کو انہوں نے بڑی بے فکری کے انداز میں بیان کیا ہے۔

غم انگیزی حالانکہ میر تقی میر کی زندگی غموں کا مجموعہ تھی پھر بھی انہوں نے دوسروں کو زندگی سے ناراض ہونے کا سبق نہیں دیا۔ وہ زندگی سے بھاگنا نہیں چاہتے۔ وہ تمام پریشانیوں کے باوجود زندگی سے پیار کرنا سکھاتے ہیں۔



معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
وعدہ	عہد	آواز لگانا	صدا
پیشانی، ماتھا، سر	جبیں	خود سے بے خبر ہونا	بے خود
فقیروں کی طرح	فقیرانہ	عبادت کا حق	حق بندگی



USMANWEB

ALL CLASS NOTES DOWNLOAD IN PDF

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

کثیر الانتخابی سوالات

دیئے ہوئے ممکنہ جوابات میں سے ہر ایک کے لئے درست جواب کا انتخاب کیجئے:

- 1 میر تقی میر کا سن پیدائش ہے: (الف) 1723ء ✓ (ب) 1724ء (ج) 1725ء (د) 1726ء
- 2 میر تقی میر کا سن وفات ہے: (الف) 1810ء ✓ (ب) 1811ء (ج) 1812ء (د) 1813ء
- 3 میر تقی میر کی زندگی عبارت ہے: (الف) خوشی سے (ب) غم سے ✓ (ج) درد سے (د) تکلیف سے
- 4 میر تقی میر شاعر تھے: (الف) غزل گو ✓ (ب) نظم گو (ج) نعت گو (د) قصیدہ گو
- 5 ان کو شہنشاہ غزل کہتے ہیں: (الف) میر تقی میر کو ✓ (ب) درد کو (ج) غالب کو (د) حسرت کو
- 6 انہیں درد و غم کا شاعر بھی کہتے ہیں: (الف) میر تقی میر ✓ (ب) درد (ج) غالب (د) اقبال
- 7 ان کو ”خدائے سخن“ کہا جاتا ہے: (الف) مرزا غالب (ب) حسرت موہانی (ج) میر تقی میر ✓ (د) جگر مراد آبادی
- 8 اردو کے مشہور شاعر میر تقی میر کا لقب ہے: (الف) شاعر مشرق (ب) خدائے سخن ✓ (ج) تصوف کا امام (د) شاعر شباب
- 9 میر تقی میر کی غزل کا ردیف ہے: (الف) کیسے کیسے (ب) کیسے (ج) کر چلے ✓ (د) چلے

نصابی کتاب کی مشق کے کثیر الانتخابی سوالات

- 10 اس غزل میں لفظ ”میاں“ استعمال ہوا ہے: (الف) بزرگ کے لئے (ب) شوہر کے لئے (ج) ذات کے لئے ✓ (د) بچوں کے لئے
- 11 میر کے کلام کی نمایاں خصوصیت ہے: (الف) سنجیدگی (ب) درد و غم ✓ (ج) مزاح (د) شگفتگی
- 12 اس غزل میں شاعر نے بات کی ہے: (الف) حق بندگی کی ✓ (ب) جبین کی (ج) دعا کی (د) وفا کی
- 13 (یہ سوال واضح نہیں ہے۔ ان تمام اشارات کا ذکر غزل میں موجود ہے۔ شاعر نے کسی نہ کسی شعر میں ان سب پر بات کی ہے) کسی ایک چیز کو دوسری چیز کی مانند قرار دینا کہلاتا ہے: (الف) مبالغہ (ب) کنایہ (ج) تشبیہ ✓ (د) تلمیح

اشعار کی تشریح

شعر نمبر 1

فقیرانہ آئے صدا کر چلے
میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے

حوالہ: مندرجہ بالا شعر نصابی کتاب میں شامل میر تقی میر کی غزل سے لیا گیا ہے۔

حوالہ شاعر: میر تقی میر ایوان اردو کے شہنشاہ غزل ہیں۔ وہ ہر موضوع کے اعتبار سے زبان استعمال کرنا خوب جانتے ہیں اسی لئے ان کی زبان اثر انگیز ہے۔ ان کی زبان میں مٹھاس بھی ہے اور ساتھ ساتھ سادگی کی آمیزش بھی۔ ان کی زبان سے ان کے دلی جذبات کا پتا چلتا ہے۔ حسن و عشق کے علاوہ انہوں نے تصوف اور فلسفہ کو بھی غزل کا پیرا بن عطا کیا۔

تشریح: اس شعر میں میر تقی میر کہتے ہیں کہ ہم نے اس دنیا سے کچھ نہ لیا بلکہ ہم یہاں مسافروں اور فقیروں کی طرح رہے ہیں۔ ہم نے دنیا میں اپنے حصے کا کام کر دیا بالکل اسی طرح جس طرح ایک فقیر صدا لگاتا ہے اور پھر آگے بڑھ جاتا ہے۔ اسی طرح ہم نے اپنے حصے کا کام کیا اور آگے بڑھ جائیں گے۔ دنیا نے کسی کو نہ کچھ دیا ہے اور نہ کچھ دے گی۔ ہم خالی ہاتھ آئے تھے اور خالی ہاتھ ہی جائیں گے۔ ہمارے ساتھ صرف ہمارے اعمال جائیں گے تو بہتر یہی ہے کہ ہم اس دنیا میں مسافروں اور فقیروں کی طرح ہی رہیں۔ میر تقی میر مزید کہتے ہیں کہ اب ہمارا جانے کا وقت قریب ہے، یہ دنیا تمہیں مبارک ہو.....! ہم تمہیں دعا دے کر جا رہے ہیں کہ شاید تمہیں بھی یہ بات یاد رہ جائے کہ دنیا چار دن کا کھیل ہے یہاں سے ہم کچھ ساتھ لے کر نہیں جائیں گے۔

شعر نمبر 2

جو تجھ بن نہ جینے کو کہتے تھے ہم
سو اس عہد کو اب وفا کر چلے

حوالہ اور حوالہ شاعر کے لئے شعر 1 ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: میر تقی میر کہتے ہیں کہ ہم اپنے محبوب سے کہتے تھے کہ تم بن ہم جی نہ سکیں گے..... ہم تمہارے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے..... تمہارے بغیر ہم مرجائیں گے..... اور اب ہماری موت کا وقت آ گیا ہے۔ ہم نے تمہارے بغیر نہ جینے کا وعدہ کیا تھا۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اس وعدے کو پورا کریں۔ اب دنیا تمہیں مبارک ہو، ہم تو اپنے مالک حقیقی کی طرف چلے۔

دکھائی دیے یوں کہ بے خود کیا
ہمیں آپ سے بھی جدا کر چلے

حوالہ اور حوالہ شاعر کے لئے شعر 1 ملاحظہ کیجئے۔

تشریح:

اس شعر میں میر تقی میر کہتے ہیں کہ جب مجھے میرا محبوب نظر آ جاتا ہے تو میں بے خود ہو جاتا ہوں، اپنے آپ میں نہیں رہتا، مجھے اپنی خبر نہیں رہتی۔ میری ذات فنا ہو جاتی ہے اور میں یونہی تو ہو جاتا ہوں۔ جب تم نظر آ جاتے ہو تو میں ختم ہو جاتا ہوں۔ تم ہی تم رہ جاتے ہو۔ جانے کیسے تم مجھے میری ہی ذات سے جدا کر دیتے ہو؟ مجھے میری ہی ذات سے الگ کر دیتے ہو۔ اس شعر کا مطلب عشق حقیقی میں بھی نکلتا ہے کہ شاعر کہتا ہے کہ خدا نظر نہیں آتا لیکن اس کے جلوے اس کی تخلیق کردہ ہر ایک چیز میں نمایاں ہیں اور اگر ہم ان چیزوں کی تخلیق پر غور کریں تو رب العزت کی حقانیت کے قائل ہو جاتے ہیں۔ جب ہم سوچتے ہیں کہ ہم کیا ہیں تو ہمیں اپنی بے بسی اور بے حقیقت ہونے کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ ہم اپنی ذات سے الگ ہو جاتے ہیں۔ ہم پھر خود میں نہیں رہتے۔ ہماری سوچوں اور خیالوں میں وہی رہتا ہے۔

شعر نمبر 4

جبین سجدہ کرتے ہی کرتے گئی
حق بندگی ہم ادا کر چلے

حوالہ اور حوالہ شاعر کے لئے شعر 1 ملاحظہ کیجئے۔

تشریح:

اس شعر میں میر تقی میر کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہیں اور ہماری پیشانی اسی کے آگے جھکتی ہے اور جب ہم اس کی بندگی کا حق ادا کرتے ہیں، اس کی عطا کردہ نعمتوں کا خیال کرتے ہیں تو ہماری پیشانی سجدے کرتی چلی جاتی ہے۔ پھر بندے کو یہ روانہ نہیں ہے کہ وہ سجدوں سے سراٹھائے کیونکہ اسی طرح اس کا حق بندگی ادا ہوگا۔ لیکن ہم گناہگاروں سے اس کا حق بندگی ادا ہی نہیں ہو سکتا۔ شاعر کہتے ہیں کہ ہم سے جتنا ہو سکا ہم نے اس کا حق بندگی ادا کیا اور اب ہمیں اس کے حضور جانا ہے۔

شعر نمبر 5

کہیں کیا جو پوچھے کوئی ہم سے میر
جہاں میں تم آئے تھے، کیا کر چلے؟

حوالہ اور حوالہ شاعر کے لئے شعر 1 ملاحظہ کیجئے۔

تشریح:

انسان کی تخلیق کا مقصد اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری ہے۔ اس کے احکام پر سر تسلیم خم کرنا اور اس کی عنایت کی ہوئی ان گنت نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ لیکن انسان نے اپنے مقصد تخلیق کو فراموش کر کے نافرمانی کی زندگی گزارنا شروع کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا تھا ان کو چھوڑ دیا اور جن کاموں کے نہ کرنے کا حکم دیا تھا اس پر عمل پیرا ہونا اپنی زندگی کا نصب العین بنالیا۔ اب اگر کوئی ہم سے پوچھے کہ اس جہاں میں آ کر تم نے کیا کیا؟ تو ہم کیا جواب دیں گے۔ شاعر کہتا ہے کہ افسوس! انسان کس لئے آیا تھا اور کیا کر کے جا رہا ہے۔

نصابی کتاب کے مشقی سوالات

سوال 1 درج ذیل سوالات کے جواب دیجئے:

(الف) غزل کے مطلع کی وضاحت کیجئے۔

جواب گئے صفحات میں ”اصطلاحات شاعری“ ملاحظہ کیجئے۔

(ب) آپ کو اس غزل کا کون سا شعر زیادہ پسند ہے اور کیوں؟

جواب مجھے اس غزل کا آخری شعر پسند ہے:



USMANWEB

ALL CLASS NOTES DOWNLOAD IN PDF

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

کہیں کیا جو پوچھے کوئی ہم سے میر
جہاں میں تم آئے تھے ، کیا کر چلے؟

کیونکہ.....! جواب کے لئے ”شعر نمبر 5 کی تشریح“ ملاحظہ کیجئے۔

(ج) درج ذیل الفاظ و مرکبات کے معنی لکھئے:

فقیرانہ ، عہد ، بے خود ، جبیں ، حق بندگی

جواب کے لئے پچھلے صفحات پر ”فرہنگ“ ملاحظہ کیجئے۔

(د) ساخت کے لحاظ سے غزل اور نظم کا فرق بتائیے۔

جواب: غزل: غزل عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے لغوی معنی حسن و عشق کی باتیں کرنا اور عورتوں سے باتیں کرنا ہیں۔ یہ ایسی صنف سخن ہے جو مخصوص عناصر ترکیبی پر مشتمل مخصوص ہیئت رکھتی ہے۔ اس کے ہر شعر میں ایک مکمل مفہوم ادا ہوتا ہے۔ پہلے شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں اسے ”مطلع“ کہتے ہیں۔ مطلع کے سوا باقی اشعار میں ہر دوسرے مصرعے میں قافیہ ہونا ضروری ہے۔ ردیف غزل کے لئے ضروری نہیں۔ غزل کے آخری شعر کو ”مقطع“ کہتے ہیں۔ بشرطیکہ شاعر نے اس میں اپنا تخلص بھی نظم کیا ہو۔ غزل کے لئے موضوع کی کوئی قید نہیں۔ اس میں ہر قسم کے مضامین بیان کئے جاسکتے ہیں۔

نظم: نظم تسلسل پر مبنی اشعار کے ایسے مجموعے کو کہتے ہیں جس میں ایک مرکزی خیال ہو۔ اس کیلئے کسی موضوع کی قید نہیں اور نہ ہی اس کی کوئی ہیئت متعین ہے۔

سوال 2 اس غزل کے مصرعے ذہن میں رکھتے ہوئے کالم ”الف“ کے الفاظ کالم ”ب“ سے ملائیے:

کالم ”الف“	کالم ”ب“
دکھائی دیے یوں —	کیا کر چلے —
جہاں میں تم آئے تھے —	ہم دعا کر چلے —
فقیرانہ آئے —	کہ بے خود کیا —
میاں خوش رہو —	صدا کر چلے —

سوال 3 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

جواب کے لئے پچھلے صفحات پر ”کثیر الانتخابی سوالات“ ملاحظہ کیجئے۔

سوال 4 نصابی کتاب میں شامل غزلوں کے کوئی دو مطلع لکھئے جو آپ کو پسند ہوں۔

جواب مطلع نمبر 1

دعا میں ذکر کیوں ہو مدعا کا
کہ یہ شیوہ نہیں اہل رضا کا

مطلع نمبر 2

لگتا نہیں ہے جی مرا اُڑے دیار میں
کس کی بنی ہے عالم ناپائدار میں

All Classes Chapter Wise Notes

Punjab Boards | Sindh Boards | KPK Boards | Balochistan Boards

AJK Boards | Federal Boards

تمام کلاسز کے نوٹس، سابقہ پیپرز، گیس پیپرز، معروضی انشائیہ حل شدہ مشقیں وغیرہ اب آن لائن حاصل کریں

پنجاب بورڈز، فیڈرل بورڈز، سندھ بورڈز، بلوچستان بورڈز، خیبر پختونخواہ بورڈز، آزاد کشمیر بورڈز کے نوٹس فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

9th Class

Notes | Past Papers

WWW.USMANWEB.COM

10th Class

Notes | Past Papers

WWW.USMANWEB.COM

11th Class

Notes | Past Papers

12th Class

Notes | Past Papers

تمام کلاسز کے نوٹس سابقہ پیپرز مکمل حل شدہ مشقیں بالکل فری ڈاؤن لوڈ کریں اور کسی بھی کتاب کی سوفٹ کاپی میں حاصل کرنے کے لیے ہمارے واٹس اپ گروپ کو جوائن کریں۔

WhatsApp Group 0306-8475285

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM